سوال

(150) اگر امام نابینا اور مرغ باز معروف اور سننے والا راگ زنان فاحشہ سے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درباب امامت اگر امام نابینا اور مرغ باز معروف اور سننے والا راگ زنان فاحشہ سے امام مسجد واسطے ہمیشہ کے مقرر کریں، اس شخص کے پیچھے واسطے پڑھنے نماز کے کیا حکم رکھتا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ امام بنانا اور مقرر کرنا نابینا کو کہ مرغ باز اور سننے والا راگ زنان فاحشہ کا ہو، موجب کراہت تحریمہ اور سبب گناہ کا ہے، پس ہرگز روا و درست نہیں امام بنانا اس کو کیونکہ وہ فاسق ہے اور امام بنانے میں اس کی تعظیم اور بزرگی متصور ہوتی ہے، حالانکہ وہ قابل اہانت کے ہے، جناب مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی بیچ تفسیر اپنی کے ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ): ''یعنی میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا، یعنی ظالموں کو کوئی عہدہ خدمت و منصب خواہ نبوت ہو یا امامت و خلافت نہیں مل سکے گا، فاسق اگر زیادہ عالم ہو، تو بھی اس کو آگے کھڑا نہ کیا جائے، اس لیے کہ اس کو آگے کھڑا کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شرعاً واجب ہے کہ اس کی توہین کی جائے اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کو آگے کھڑا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔''

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں ایک حدیث نقل کی ہے: لا یؤمن فاجر مومنا (ترجمہ) یعنی امامت نہ کرا دے فاجر فاسق مرد مسلمان دیندار کی، پس مرد مسلمان ذی اقتدار کو روا نہیں کہ امام مقرر کرے، کسی فاسق فاجر کو واسطے منصب امامت کے۔

امام شعرانی کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ امام بناؤ مرد نیک بخت کو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیرا ما یقول اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم انتہی ما فیکشف الغمۃ اور مشکوٰۃ شریف میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص کہ نماز پڑھاتا ہو کسی قوم کو کہ وہ لوگ اس کو مکروہ جانتے ہوں اور بدوضعی اس کی سے ناخوش ہوں، اور دوسرا وہ شخص کہ نماز کو قضا کرتا ہو، اور تیسرا وہ شخص کہ حُر کو غلام بنایا ہو، روایت کیا اس کو ابوداؤد و ابن ماجہ نے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثۃ لا تقبل منہم صلوتہم من تقدم قوم وھم لہ کارہون ورجل اتی الصلوۃ دبارا والدبار ان یاتیہا بعد ان تفوتہ ورجل اعتبد محررۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ کذا فی المشکوۃ۔ پس موجب روایات فقہ و حدیث کے نابینا مذکور بالا کو امام مقرر کرنا ہمیشہ کو بہت بُرا اور قریب حرام کے ہے، صاحب مسجد پر فرض و واجب ہے کہ نابینا فاسق کو امام مسجد کا مقرر نہ کرے اگر مقرر کرے گا گنہگار ہوگا کہ خلاف حکم رسول خدا ﷺ کے عمل میں لائے گا اور وبال نقصان نماز اور عدم ثواب جماعت کا اس پر ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ۔ حررہ سید شریف حسین

برجندی میں لکھا ہے کہ ''فاسق معلن کی امامت مکروہ ہے کیونکہ امامت کے لیے سب سے مناسب بڑا عالم ہے جو احکام نماز کا سب سے بڑا عالم ہو بشرطیکہ قراءت اچھی طرح کر سکتا ہو اور ظاہری فواحش سے پرہیز کرتا ہو اس کے بعد جو اچھا قاری ہو اس کے بعد جو زیادہ پرہیز گار ہو اس کے بعد عمر رسیدہ بشرطیکہ اس کے ہوش و حواس درست ہوں اس کے بعد جس کو قوم زیادہ پسند کرے او ور بعض کے نزدیک جو زیادہ خوبصورت اور امامت مکروہ ہے نابینا حرامزادہ اور بدعتی کی بشرطیکہ اس کی بدعت کفر تک نہ پہنچے ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ حاصل یہ کہ کتب فقہ و احادیث و تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام وہ ہو جو متقی ہو اور فواحش و بدعات سے مجتنب ہو۔'' واللہ اعلم۔

یہ سب مرقومہ بالا صحیح ہے یعنی نماز پیچھے فاسق کے مکروہ تحریمی ہے اور اس کی امامت ممنوع ہے بلکہ جہاں کہیں فاسق نماز پڑھ رہا ہو وہاں سے دوسری جگہ جا کر نماز پڑھنی چاہیے۔ کما فی العالمگیریۃ الفاسق اذا کان یؤم الجمعۃ و عجز القوم عن منعہ قال بعضھم یقتدی بہ فی الجمعۃ ولا یترک الجمعۃ بامامتہ وفی غیر الجمعۃ ان یتحول الی مسجد اخر ولا یاثم بہ ھکذا فی الظھریۃ یعنی فاسق جب امام ہوئے امام جمعہ کا اور عاجز ہوں لوگ اس کے روکنے سے کہا بعض نے اس کے پیچھے نماز پڑھ لے جمعہ کی اور جمعہ نہ چھوڑے اس کی امامت کی جہت سے اور جو غیر جمعہ کی کوئی فاسق نماز پنجگانہ میں سے امامت کرائے تو دوسری مسجد میں جا کر نماز ادا کرے اور اس میں گنہگار نہیں ہوتا انتہی اور حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر کی صحیح نہیں ہے کیونکہ صاحب سفر السعادت لکھتے ہیں کہ در[1] باب صلوا خلف کل بدو فاجر حدیثے صحیح نہ شدہ پس قابل عمل کے نہیں ہے اور بالفرض اگر ثابت ہے تو امر امامت کے لیے نہیں ہے کما ہو الظاہر بلکہ اشارہ طرف اسلام کے اس کے ہے۔ وفی[2] المعراج قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی ای بالفاسق الا فی الجمعۃ لانہ فی غیرھا یجد اماما غیرہ بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراھۃ تقدیم کراھتہ تحریم کذا فی شرح در المختار یعنی شامی شرح در مختار میں معراج سے نقل کیا ہے کہ کہا حنفیوں نے یعنی امام صاحب اور دونوں صاحبین نے لاوق نہیں اقتدا فاسق کے پیچھے سوا جمعہ کے کیونکہ سوا جمعہ کے اچھا امام کہیں نہ کہیں مل جائے گا اور کہا شامی نے اور شرح منیہ میں ہے کہ فاسق کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے انتہی اور لکھا ہے آیات الاحکام ترجمہ تفسیر احمدی والے نے بیچ اس آیت کے ان[3] اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی متقی اللہ کے نزدیک بزرگ اور مکرم ہے اس سے معلوم ہوا کہ عادل پرہیز گار کو تقدم ہے امامت کا غیر پرہیز گار عالی نسب سے انتہی العبد الضعیف محمد امیر یار خاں تھانوی۔

یہ مسئلہ اختلافی ہے اور احتراز میں احتیاط ہے خصوصاً فاسق معلن ہر گز امام الحی نہ بنایا جائے۔ حررہ عبد السمیع رامپوری عفی عنہ

متعین کردن شخصے فاسق برائے امامت ہر گز جائز نیست قریب بحرام است زیرا کہ نماز خلف فاسق مکروہ تحریمی است چنانچہ در طحاوی مصرح است :

(ترجمہ) ''فاسق آدمی کو مقرر کرنا جائز نہیں بلکہ حرام کے قریب ہے کیونکہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے چنانچہ طحاوی میں تصریح ہے کہ فاسق اعلم کو کھڑا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً اس کی توہین واجب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو آگے کھڑا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ عالمگیری میں ہے کہ فاسق اگر جمعہ کے دن نماز پڑھائے اور اس کو ہٹایا نہ جا سکتا ہو تو اس کے پیچھے جمعہ پڑھ لینا چاہیے اور دوسری نمازیں کسی اور مسجد میں جا کر پڑھ لینی چاہئیں۔''

حقیقت میں فاسق کو امام بنانا بُرا ہے عبد اللہ عفی عنہ۔ ہذا الجواب صحیح محمد رافت علی۔ امام ساختن شخص فاسق را مکروہ تحریمی است :

(ترجمہ) ''فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اگر فاسق کی اقتدا کریں گے تو گنہگار ہوں گے کیونکہ فاسق دینی امور کی تعظیم نہیں کرتا ایسے شخص کی توہین کرنا شرعا واجب ہے اور اس کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے۔ طحطاوی میں ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں جو لوگ مکروہ تحریمی کہتے ہیں انہوں نے تقدیم اور تقدم کا فرق نہیں سمجھا (یعنی کسی کو خود امام بنانا اور کسی مقرر امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں بڑا فرق ہے) غلام، بدوی اور فاسق کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اگر ان کے سوا کوئی اور امام مل جائے تو بہتر ہے ورنہ اکیلے نماز پڑھنے سے ان کے پیچھے نماز پڑھ لینا بہتر ہے اگر ان کے پیچھے نماز پڑھ لے گا تو اسے جماعت کا ثواب مل جائے گا کیونکہ صحابہ حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں حالانکہ اس کا فسق ظاہر ہے۔''

''فاسق دینی امور کی تعظیم نہیں کرتا اس کو امام مقرر کرنے سے جماعت متنفر ہو جائے گی ہاں اگر پہلے سے کوئی فاسق پڑھ رہا ہوں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیے۔''

اس زمانہ میں مقرر کرنا امام کا جماعت کے اختیار رہے اور حاکم کو اس میں کچھ مداخلت نہیں تو اب امام ہونا فاسق کا بہ تغلب ممکن نہیں اگر فاسق کو امام مقرر کریں گے تو با اختیار کریں گے اور یہ مقرر کرنا فاسق کو امام مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے : ویکرہ تقدیم العبد بعد اس کے کہا والفاسق لانہ لا یھتم لامر دینہ ولان فی تقدیم ھؤلاء تنفیر الجماعۃ فیکرہ وان تقدموا

جازلقولہ علیہ السلام صلوا خلف بروفاجر اور کبیری میں ہے ۔ ویکرہ[4] تقدیم الفاسق لتساھلہ بالامور الدینیۃ وان تقدموا جاز یعنی جازت الصلوۃ وراء ھم مع الکراھتہ ولا تفسد وفی الفاسق خلاف مالک فان عندہ لاتصح امامتہ والاقتداء بہ وکذا عند احمد فی روایۃ اور یہ بھی اسی میں ہے وفیہ[5] اشارۃ الی ایہ لو قدموا فاسقا یأثمون بناء علی ان کراھۃ تقدیم کراھتہ تحریم اور یہ جو جواز مع الکراہت درصورت تقدم ہے مطلق کراہت مروی ہے اور مراد اس سے تحریمی ہوتی ہے اور جنہوں نے قید تنزیہی کی لگائی ہے جیسے درالمختار میں ہے ۔ ویکرہ[6] تنزیہا امامۃ عبد والعلۃ ماقدمناہ من تقدم الحرا الاصلی اذالکراھتہ تزیہتہ وفاسق ان لوگوں نے اس کی علت میں صلوۃ سلف کی ظلمہ کے پیچھے جیسے حجاج وغیرہ کی مثال دی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کراہت تنزیہی درصورت ضرورت ہے کہ امام کو بدل نہیں سکتے ترک جماعت کر نہیں سکتے اور دونوں صورتوں میں ظن فتنہ کا ہے اور یہ صورت اس زمانہ میں مفقود اور مطلق صلوۃ خلف الفاسق میں قید خوف فتنہ کی لگ گئی ہے اور اگر تحرز ممکن ہو تو اس سے تحرز کرے جیسا کبیر میں ہے : لکن[7] قال اصحابنا لاینبغی ان یقتدی بہ الافی الجمعۃ للضرورۃ فیھا بخلاف سائر الصلوۃ للتمکن فی التحول الی مسجد اخر فیما سوی الجمعۃ اور آگے بڑھ کر جواز تعدد جمعہ کا ذکر کیا اور اس عذر کو بھی دفع کیا غرضکہ اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ بے ضرورت اور بدون کسی حرج کے نماز فاسق کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور اس سے بچنا چاہیے اور بضرورت خوف فتنہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر اتفاقا کوئی فاسق کہیں امام ہوگیا یا کسی نے جہل کے سبب اس کو امام مقرر کرلیا تو جماعت کو لازم ہے کہ اس کو بدل دیں ورنہ تقدیم فاسق کی ان کے ذمہ لازم ہے اور اگر بدل نہیں سکتے تو کسی اور جوہ جاکر نماز پڑھ لیا کریں جیسا اوپر گذرا ۔ محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند عربی رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (محمد عبد الرب)

ماحصل جواب مجیب ثانی کے سے تطبیق دونوں قولوں کی یعنی مکروہ تحریمہ و مکروہ تنزیہہ والا کی خوب ثابت ہوئی حق یہ ہے کہ معنے یہ ہے کہ بلاضرورت اگر فاسق کے پیچھے نماز پڑھیں تو مکروہ تحریمہ ہے ورنہ تنزیہہ اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں کچھ ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس مسجد میں نہ پڑھے دوسری میں پڑھے اور بھی اہل مسجد کو اختیار ہے کہ امام کو بدل دیں پس باوجودان سب اختیارات کے جو کوئی امام فاسق کے پیچھے ہمیشہ نماز پڑھے وہ بلاشبہ مکروہ تحریمہ ہے ۔ الجواب صحیح محمد نور اللہ متوطن گلاوٹی ابوالخیرات سید احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی دیوبند۔

محصول قول ماحصل کا صحیح ہے کہ فاسق کو امام کرنا کچھ ضرور نہیں متقی شخص ہونے کے واسطے اس کے امام کرنے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے اور واجب ہے مسلمانوں پر اہانت کرنی اس کی ازروئے شرعی کے چنانچہ یہ بات کتب فقہ سے ثابت ہے کہ امام غلام اور اعرابی اور فاسق اور نابینا کی مکروہ ہے مگر کہ یہ لوگ سوائے فاسق کے اعلم قوم ہوں اور فاسق اگر اعلم قوم ہو تو بھی اسے امام نہ کرنا چاہیے کہ اس کی امامت میں تعظیم و توقیر ہے اور تحقیق واجب ہے لوگوں پر اہانت کرنی اس کی پس اس مضمون سے کراہت تحریمی صاف معلوم ہوئی جیسے کہ عبارت درالمختار اور طحطاوی حاشیہ اس کے سے صاف معلوم ہوتا ہے :

(ترجمہ) ''اگر فاسق کے علاوہ اور لوگ یعنی غلام ، نابینا اور اعرابی زیادہ عالم ہوں تو وہ فاسق سے بہتر ہے کیونکہ فاسق کو امام بنانے سے اس کی عزت ہوگی حالانکہ اس کی توہین ہونی چاہیے اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے ۔''

البتہ نماز پڑھنی پیچھے ایسے شخص کے جو فاسق ہوئے اور علانیہ فسق کرتا ہو مثل راگ مزامیر سے یا رنڈی کی زبان سے یا بھڑگیا شرابی یا گور پرست یا تعزیہ بنانے والا ہوئے یا ان لوگوں میں شامل رہتا ہے یعنی اس میں مدد کرتا ہے البتہ ایسے شخصوں کے پیچھے نماز درست نہیں فتاویٰ تمرتاشی 98 صفحہ میں ہے ۔ ولو[8] کان اماما فاسقا لایجوز اقتداوہ اور فتاوے کاشانی کے صفحہ 109 میں ہے ۔ ولوکان اھل السکر واھل الفسق لایجوز الصلوۃ عقیبہ ہر انسان دیندار کو مناسب ہے کہ امام دیندار اور متقی صاحب ورع کو بنا دیں ۔ حررہ فقیر محمد رمضان ساکن قصبہ بوڑیہ ۔ ہذا الجواب صحیح فقیر اللہ داد ساکن قندھار۔

---

[1] ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

[2] ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ فاسق کی اقتداء جمعہ کے علاوہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دوسری نمازوں میں تو اس کے علاوہ اور امام بھی مل جائے گا اور فاسق کو آگے کھڑا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

[3] تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

[4] فاسق کے پیچھے نماز مع الکراہت جائز ہے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ امام مالک اوراحمد بن حنبل کے نزدیک فاسق کے اقتداء حرام ہے۔

[5] اگرفاسق کوخود آگے کھڑا کریں توگنہگار ہوں گے کیونکہ اس کی اقتداء مکروہ تحریمی ہے۔

[6] غلام کی امامت تنزیہی ہے کیونکہ اصل امامت آزاد کا حق ہے۔

[7] ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ جمعہ کے علاوہ فاسق کے پیچھے اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ دوسری نمازیں کسی اور مسجد میں بھی جاکر پڑھی جاسکتی ہیں۔

[8] اگرامام فاسق ہوتواس کی اقتداء جائز نہیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01